از: محمد اعظم صاحب مدرس جامعہ اسلامیہ چاہ شاہاں گوجرانوالہ

سیرتِ طیّبہ کا پیغامِ امن و عافیّت

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔

ترجمہ:۔ اے پیغمبر ہم نے تجھ کو سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا (سورہ انبیاءؑ پ۱۷ - ۱۰۷)

بلاشبہ اسلام کتاب و سنت سے عبارت ہے۔ رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی دعوت ہی دنیا میں پیش کرنے کے لئے مبعوث ہوئے۔ اسلام تو سراپا امن و سلامتی ہے اس کے معنیٰ ہی صلح و امن کے ہیں مسلمان جب آپس میں ملتے ہیں تو رنگ و نسل میں اختلاف کے باوجود ایک دوسرے کو سلامتی کی دعا دیتے ہیں۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے پیغام کو دنیا میں پہنچایا اور اس پر خود بھی عمل کر کے دکھلایا اسی لئے آپ کی سیرت طیّبہ کو اسوہ حسنہ سے تعبیر کیا گیا۔ بلاشبہ انسانیت امن کی آغوش میں ہی پنپ سکتی ہے۔ اسی لئے دنیا میں تحدید اسلحہ اور پائیدار امن کے لئے عالمی سطح پر کوششیں ہو رہی ہیں مگر یہ بات یاد رہے کہ پائیدار امن و عافیّت کے لئے سیرت طیبہ سے ہی رہنمائی حاصل کرنا ہو گی۔

یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا تابندہ باب ہے کہ آپؐ نے ہمیشہ امن و سلامتی کو پروان چڑھانے کے لئے جد وجہد کی۔ پیغام امن و سلامتی کو سمجھنے کے لئے دور جاہلیت پر نظر ڈالنا ضروری ہے۔ جب فتنہ و فساد کی سیاہ گھٹاؤں میں افق عالم پر کوئی ستارۂ امید نظر نہیں آتا تھا۔ ظلم و ستم کی ہولناک موجوں میں کشتیٔ مراد پاش پاش ہو کر آخری جھکولے کھا رہی تھی۔ ایران میں فحاشی و بدکاری جزو زندگی بنی ہوئی تھی۔ عوام کی بہو بیٹیوں کی عزت

مرد کی شہوت پرستی کے ہاتھوں کھلونا بن رہی تھی۔ یونان کی حالت یہ تھی کہ غلاموں کو انسانیت کے ابتدائی حقِ زندگی سے بھی محروم کر دیا گیا تھا۔ معمولی باتوں پر بھپرے ہوئے شیروں کے سامنے ڈال دینا۔ اور غلاموں کا گوشت ہڈیوں سے جُدا کر دیا جانا حکمرانوں کا ایک دلچسپ تماشہ تھا۔ جسے دل چاہتا پہاڑ کی چوٹی سے گرا کر ہلاک کر دیا جاتا۔ ہندوستان کی حالت بھی ابتر تھی انسانوں کو مختلف مدارج میں تقسیم کر دیا گیا۔ بیچارہ اچھوت برہمنوں کی اشیاء کو ہاتھ نہیں لگا سکتا تھا۔ اور نہ ہی عبادت گاہوں میں قدم رکھ سکتا تھا۔ ارضِ فلسطین میں یہودیوں نے نحن ابناء اللّٰہ و احباءہٗ کا نعرہ لگا رکھا تھا۔ بنی اسرائیل ہی ان کے زعم میں خدا کے لاڈلے بیٹے تھے۔ اور دوسروں کو فضل و کرم کے ذخیرہ سے ایک ریزہ بھی اٹھانے کی اجازت نہ تھی۔

مدائن سے قسطنطنیہ تک کی سرزمین دو بڑی شہنشاہیتوں کے ظلم و ستم کا نشانہ بنی ہوئی تھی۔ تہذیب کو پامال کیا جا رہا تھا۔ شرافت سر پیٹ رہی تھی۔ انسانیت خون کے آنسو رو رہی تھی۔ مگر شہنشاہیت کا سرِ پُرغرور تھا کہ اونچا ہی اونچا ہو رہا تھا اور ان بربادیوں کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔ آبادیاں اجڑ رہی تھیں یعنی انسانوں کی کھوپڑیوں پر قصرِ قیصری و ایوانِ کسریٰ کی شاندار بنیادیں اٹھائی جا رہی تھیں۔ سرزمین عرب کا حال سب سے بدتر تھا۔ باہم لڑائیوں کا ایک لامتناہی سلسلہ تھا۔ جو سارے جزیرۂ عرب میں پھیلا ہوا تھا۔ جنگ و جدل سلب و نہب مایۂ فخر و ناز تھا۔ قماربازی فخر کی بات تھی۔ شراب نوشی عزتِ نفس کی دلیل اور زناکاری قابلِ تحسین کارنامہ تھا۔ معصوم بچیوں کو زندہ درگور کر دینا عظمت و شرافت کا ثبوت سمجھا جاتا تھا۔

اس دورِ جاہلیت وحشت و بربریت میں نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ کے پیغامِ امن و عافیت نے دنیا کو امن کا گہوارہ بنا دیا۔ آپؐ کا ارشادِ گرامی ہے مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں۔ صلح حدیبیہ کا واقعہ اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ اسلام لڑنے جھگڑنے کو پسند نہیں کرتا۔ امن و سلامتی کی خاطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شرائط بھی مان لیں جو بظاہر ناروا تھیں۔ اسلام اگر جنگ و جدل کا حامی ہوتا۔ تو مسلمان عمرہ ادا کئے بغیر مدینہ واپس نہ جاتے۔ قرآن مجید کا ارشاد ہے جس کسی نے کسی انسان کو قتل کر ڈالا تو گویا اس نے تمام انسانوں کا خون کیا۔ اور جس کسی نے کسی کی زندگی بچائی تو گویا اس نے تمام انسانوں کو زندگی دے دی۔ قیام و بقائے

امن و عافیت کی جو بلیغ تعبیر قرآن مجید نے اختیار کی ہے اس سے بڑھ کر دوسرا کوئی موثر پیرایہ بیان ممکن نہیں۔

ندائے صفا

وحشت و بربریت کی دنیا میں یکایک ایک صدائے حق بلند ہوئی خداوند قدوس کا ایک مقدس بندہ غار حرا کی خلوت راز سے باہر آیا اور صفا کی چوٹیوں پر کھڑے ہوکر اعلان کیا۔ اے بنی آدم! تم اخوت و محبت کے رشتے کو توڑتے ہو؟ اپنے اس پروردگار سے ڈرو جس نے تم سب کو ایک اصل سے پیدا کیا اور اسی سے اس کے جوڑے کو پیدا کیا۔ پھر ان دونوں کی نسل سے گروہ در گروہ مرد اور عورتیں پیدا کیں (جو سطح ارضی کے مختلف حصوں میں پھیل گئیں) (النساء آیت ۱)

جب تمہارا پیدا کرنے والا ایک ہے۔ تمہاری اصل و نسل ایک ہے تمہاری حقیقت و ماہیت ایک ہے تو پھر ملک و وطن کی حدبندی سے، رنگ و روپ کے فرق سے، قومی و امری کے امتیاز سے۔ تزاحم و تصادم کیوں؟ اس آیت کی تشریح میں صاحب روح البیان رقم طراز ہیں اے انسانو جس پروردگار نے تم سب کو ایک سلسلہ میں جکڑ دیا ہے اور ایک جڑ کی مختلف شاخیں بنا دیا ہے اس پروردگار سے تعلقات باہمی کے حقوق کی ذمہ داری کے بارہ میں ڈرو اور ان حقوق کا پورا پورا خیال رکھو اور ان سے غافل نہ ہو (روح البیان ج ۲ ص ۱۵۸)

تفسیر منار میں ہے۔ چونکہ خطاب تمام انسانوں سے تھا اور سب کو ایک اخوت کے رشتہ میں جکڑنا مقصود ہے لہذا قرآن کریم نے "نفس واحدۃ" فرمایا۔ آدم نہیں فرمایا۔ اس لئے مختلف اقوام و ملل کے درمیان انسانی گھرانے کے جد اعلیٰ کے متعلق مختلف رائے ہے یہود اور جمہور اہل اسلام نسل انسانی کی ابتداء آدم ؑ سے مانتے ہیں بعض دوسری قومیں دوسری شخصیتوں کا نام لیتی ہیں۔ مثلاً اہل ہند برہما کو زنجیر انسانیت کی پہلی کڑی بتاتے ہیں۔ حکماء مغرب چند اصولوں کو خاندان انسانیت کا مبداء قرار دیتے ہیں (سورہ النساء ۶ تفسیر المنار) اس امر پر سب کا اتفاق ہے کہ حقیقت انسانیت تمام انسانوں کے درمیان مشترک ہے۔ لہذا قرآن کریم اس وحدت حقیقت ہی کی طرف متوجہ کر کے ان سے باہمی الفت و محبت کا مطالبہ کرتا ہے

انسانیت کا مادہ بھی اُنس سے ہے اسی لئے انسان سے تعبیر ہے وہ اپنے انسانی بھائی سے انس و محبت کرتا ہے اسی کی طرف مفکر پاکستان علامہ اقبال ؒ نے اشارہ فرمایا

یہی مقصود فطرت ہے یہی رمز مسلمانی

اخوت کی جہانگیری محبت کی فراوانی

اسلام میں عزت اور برتری کا معیار تقوی و پرہیزگاری ہے قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہوتا ہے۔

تم کو خاندانوں اور قبیلوں میں اس لیئے تقسیم کر دیا ہے کہ ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ ورنہ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو (الحجرات ۲)
نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمنوں کے ساتھ محبت کا سلوک کرنے کا حکم دیا۔ اللہ تعالی نے فرمایا ہے نیکی اور بدی کا درجہ برابر نہیں ہوسکتا۔ برائی کا جواب اچھائی کے ساتھ دو اگر تم نے یہ طرز عمل اختیار کیا تو تم دیکھو گے کہ جو تک تمھارا دشمن تھا دلی دوست بن گیا ہے لیکن انسانیت کے اس بلند مقام پر وہی پہنچ سکتا ہے جو اپنے نفس پر قابو رکھے اور جس کی قسمت میں نیکی و سعادت کا حظ عظیم ہو۔ (حم السجدہ ۳۴، ۳۵)
نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظلم و شقاوت بھری دنیا کو امن وعافیت کا گہوارہ بنانے کے لئے دنیا میں بدامنی و خونریزی کے جو اسباب ہوسکتے ہیں ایک ایک کر کے ان کو ختم کیا۔

شہنشاہیت دنیا میں فتنہ و فساد کا بڑا سرچشمہ "شہنشاہیت" رہا ہے تاریخ شاہد ہے کہ قصر شاہی کی آبادی اور رونق کے لیئے رعیت کی جھونپڑیاں ہمیشہ اجڑتی رہی ہیں خدا کی زمین اس کے بندوں کے خون سے اسی لیئے سیراب ہوتی رہی ہے تاکہ بادشاہوں کا نخل آرزو برگ و بار لائے۔ خاتم النبیین نے سب سے پہلے فتنہ کی اس جڑ کو صاف کیا۔

اللہ تعالی نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے

"اور خدا کو چھوڑ کر ایک انسان دوسرے انسان کو اپنا پروردگار قرار نہ دے دنیا کا خدا ایک ہے اور حکم بھی یہاں اسی کا جاری ہوگا (آل عمران ۳)

اس کی سلطنت میں کوئی شریک نہیں حکم صرف خدا ہی کا چل سکتا ہے یہاں تک کہ جب بنی عامر کے وفد نے آپ سے کہا "انت سیدنا" آپ ہمارے سردار ہیں تو آپ نے جواب دیا "السید" اللہ تبارک وتعالی ہے۔

سرمایہ داری سرمایہ داری بھی امن عالم کے لئے بڑا فتنہ رہی ہے۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے زبانِ وحی ترجمان سے انسانی سوسائٹی کا نقشہ کھینچا جس میں ہر انسان کو خدا کے پیدا کئے ہوئے مسائل معیشت سے استفادہ کا موقع دیا گیا اور ایسی پابندیاں عائد کی گئیں۔ جس سے دولت چند ہاتھوں میں جمع نہ ہو جائے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ "یہ اس لئے کیا گیا تاکہ دولت تمہارے سرمایہ داروں میں ہی گردش کرتی نہ رہ جائے (الحشر۔۲۸)

جو لوگ اسلام کے اس عادلانہ نظام معیشت سے بغاوت کریں گے اور سوسائٹی کے محتاج اور ضرورت مند طبقہ کو اس سے محروم رکھیں گے۔ ان کو شیطان کا بھائی قرار دیا گیا اور ان کو عذاب الیم کی بشارت دی گئی۔ جو لوگ چاندی وسونے کے ذخیرے جمع کرتے ہیں اور جو اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انھیں عذاب الیم کی بشارت دی گئی (سورۃ التوبہ)

بے محل دولت کا استعمال کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں (اسراء) سرمایہ داری کے دو بڑے مظہر ساہوکاری اور جاگیرداری ہیں۔ اسلام نے احتکار۔ اکتناز اور اس کے وسائل سود۔ قمار وغیرہ کو ممنوع قرار دیکر اور وراثت، زکوٰۃ۔ عشر وغیرہ تقسیم دولت کی صورتوں کو لازمی قرار دیکر ان دونوں کے پنپنے کے لئے کوئی گنجائش باقی نہیں چھوڑی۔

نسلی ولسانی تعصبات نسلی ولسانی تعصبات بھی ہمیشہ سے ایسے بت رہے ہیں جن پر ہزارہا انسانوں کا چڑھاوا چڑھتا رہا ہے۔ رسولِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی سرخ رنگ والے کو کالے رنگ والے پر کوئی برتری حاصل نہیں۔ تم سب آدمؑ کی اولاد ہو اور آدم کا خمیر مٹی ہے لوگ اپنی قوموں پر فخر کرنا چھوڑ دیں ایسا کرنے والے جہنم کا کوئلہ بنیں گے۔ وہ ہم میں سے نہیں جس نے عصبیت کا نعرہ لگایا۔ زمین اللہ ہی کی ہے۔

مذہبی منافرت مذہب کے نام پر بھی جنگ وجدل کے نعرے بلند ہوتے رہے یہ پیغام محمدی ہی ہے جس نے ہر طرف خدا کی آواز سنائی اور بتایا کہ خدا کی راہنمائی کے لئے ملک و قوم اور زبان کی تخصیص نہیں۔ اس کی نگاہ میں فلسطین ایران۔ ہندوستان۔ اور عرب سب برابر ہیں۔ ہر طرف اس کی رہنمائی کا نور چمکا۔

بے شک آفتاب نبوت اپنی عالم افروز اور جہاں تاب کرنوں کو دنیا کے چپہ چپہ میں بکھیرتا ہوا طلوع ہو چکا ہے اس لئے ڈوبے ہوئے چاند اور تاروں سے راہنمائی کی جستجو بیکار ہے۔ درحقیقت دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔ (آل عمران - ۳)

آفتاب تازہ پیدا بطن گیتی سے ہوا
آسماں! ڈوبے ہوئے تاروں کا ماتم کب تلک

عفو و درگزر

باہمی جھگڑوں کو ختم کرنے اور امن و صلح کو قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کتاب اللہ اور سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کیا جائے

ارشاد خداوندی ہے

درحقیقت جس نے صبر کیا۔ اور بخش دیا تو بے شبہ یہ بڑی ہمت کا کام ہے (الشوریٰ ۲۵)
اور جس نے معاف کیا اور صلح کی راہ اختیار کی تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے۔ (الشوریٰ ۵)

خود جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اس آیۃ مبارکہ کی عملی تفسیر ہے دشمنوں نے آپ کو طرح طرح کی اذیتیں پہنچائیں۔ گالیاں دیں۔ دیوانہ و مجنوں کہا۔ آپکا مذاق اڑایا۔ آپکے راستہ میں کانٹے بچھائے آپ کے جسم اطہر پر نجاست پھینکی۔ آپ کی جبین انور کو زخمی کیا۔ تیرہ سال مکی دور میں کفار مکہ نے ظلم و ستم کی انتہاء کردی اور مدینہ طیبہ میں بھی جنگ کی صورت حال برپا رکھی۔ اللہ رب العزت نے جب ۸ ھ ہجری کو فتح مکہ کی صورت میں غلبہ عطا فرمایا تو آپ نے اپنے جان و مال عزت و آبرو دین و ایمان کے دشمنوں کے متعلق انتہائی رحم دلانہ اور مشفقانہ اعلان کیا۔ کہ آج تم پر کوئی ملامت نہیں ہے۔ جاؤ تم سب آزاد ہو جو چاہو کرو۔ کامل غلبہ کے بعد یہ پہلا پیغام امن و عافیت تھا۔ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ پہلا خلق عظیم آج بھی دنیا کی امن پسند و صلح جو قوموں کے لئے ایک مینارۂ روشنی ہے آئیے! اگر دنیا والے حقیقی امن و عافیت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آپ کی سیرت طیبہ پر عمل کریں۔ ایسی صورت میں یقیناً دنیا امن کا گہوارہ بن جائے گی۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اسوۂ حسنہ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔